احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 11 فروری 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
بدھ 11 فروری 2015ء 21 ربیع الثانی 1436 ہجری 11 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 35

علم بڑھنے کی دعا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اللہ سچا بادشاہ بہت رفیع الشان ہے۔ پس قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے۔(طٰہٰ: 115)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعودکی زیارت و پاکیزہ صحبت کا شرف پانے کے لیے جو عورتیں قادیان حاضر ہوتیں ان کی تعلیم وتربیت میں حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا بھی بہت بڑا کردار تھا جنہیں مشیت الٰہی نے اپنے مسیحا کے لیے چن لیا تھا اور جنہوں نے حضرت مسیح موعودکی زوجیت میں آنے کے بعد ان کی تربیت کے نتیجے میں دینداری اور تقویٰ کے زیور سے اپنے آپ کو مزین کر لیا تھا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’خواب میں میں نے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے کہ مَیں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے۔ اس پر مَیں نے ان کو جواب میں یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حُسن چڑھا ہے۔‘‘ (تذکرہ صفحہ 597)

حضور نے عورتوں کی تعلیم وتربیت کے لیے خود بھی گھر میں وعظ ونصیحت کی مجالس لگائیں اور پھر انہیں اپنی تربیت یافتہ زوجہ حضرت اماں جان کی صحبت میں بھی کچھ وقت گزارنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت مسیح موعود حضرت خلیفہ اول کے نام ایک مکتوب میں ان کی اہلیہ حضرت اماں جی صغریٰ بیگم صاحبہ کو قادیان لانے کے متعلق فرماتے ہیں:

’’......میرے نزدیک یہ قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ اول آپ جموں میں پہنچنے کے بعد براہ راست لدھیانہ میں تشریف لے جائیں پھر اپنے گھر کے لوگوں کو ساتھ لے کر دو تین روز کے لئے قادیان میں ٹھیر جائیں، میرے گھر کے لوگوں کے خیالات موحدین کے ہیں...... اس لئے آپ کے گھر کے لوگوں کی بشیر کی والدہ سے ملاقات منتج حسنات ہو سکتی ہے...‘‘

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر دوم صفحہ 69,70 مرتبہ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب)

حضرت ملک نور خان صاحب ولد ملک فتح خان صاحب سکنہ سروالہ بعدہٗ کارکن دفتر (مال) قادیان (بیعت 1899ء) فرماتے ہیں:

’’(بیت) اقصیٰ کی جس زمانہ میں پہلی دفعہ توسیع کی گئی ہے، صبح کی نماز کا وقت تھا ابھی اندھیرا ہی تھا کہ حضور نے ذکر فرمایا کہ (بیت) کی توسیع ہونی چاہئے اور اس کے لئے چندہ کی تحریک کی جائے بعض دوستوں نے چندہ لکھوانا شروع کیا، پھر حضور نے فرمایا مَیں اندر سے بھی دریافت کرآؤں یہ کہہ کر حضور گھر میں تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد حضور واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ مَیں نے گھر میں ذکر کیا ہے انہوں نے (مراد حضرت اماں جان صاحبہ) اپنا زیور فروخت کر کے ایک ہزار روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے چنانچہ بعد ازاں پھر اور دوستوں نے بھی وعدے کئے اور اس وقت قریب دو ہزار روپیہ چندوں کی فہرست تیار ہو گئی بعدہ میرے سامنے پہلی دفعہ (بیت) اقصیٰ کی توسیع ہوئی۔‘‘ (رجسٹر روایات رفقاء نمبر 8 صفحہ 116)

ایک مرتبہ ایک شخص کے اعتراض کے جواب میں حضرت مصلح موعود نے حضرت اماں جان کی مالی قربانیوں کے متعلق بیان فرمایا:

’’والدہ صاحبہ اپنے چندوں میں جہاں تک میرا تجربہ اور علم ہے اس نسبت کے لحاظ سے جو دوسرے مرد ادا کرتے ہیں میرے نزدیک بہت سے مردوں سے بڑھی ہوئی ہیں۔‘‘ (الفضل 27- اپریل 1922ء صفحہ 7)

خطبات باقاعدہ سنا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور (۔) واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں، ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں، روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی......ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد 10 ص 470)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء)

☆..........☆..........☆

ضرورت ENT سپیشلسٹ

مجلس نصرت جہاں کو اپنے ایک ہسپتال کیلئے ENT سپیشلسٹ کی ضرورت ہے۔ مخلص اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے احمدی ڈاکٹر صاحبان درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

دفتر مجلس نصرت جہاں تحریک جدید ربوہ

فون نمبرز: 047-6212967,6214797

0332-7068497

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

☆..........☆..........☆

اداریہ

عقل اندھی ہے اگر نیرّ الہام نہ ہو

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کے لئے جو ہتھیار دیئے ہیں ان میں سے ایک بہت بڑا ہتھیار عقل کا ہے یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اسی کی وجہ سے انسان دوسرے تمام حیوانات اور مخلوق پر حکومت کرتا ہے۔ آسمانوں کی تسخیر کرتا ہے۔ سمندر کی گہرائیوں سے راز اچھالتا ہے۔ اس لئے عام دنیاوی معاملات میں جو شخص عقل سے کام نہیں لیتا وہ نیچے گرجاتا ہے اور روندا جاتا ہے۔

مگر عقل کو ماضی حال اور غیب کے حوالہ سے ہر مقام پر ایسے رفیقوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اسے ہونا چاہئے کے نازک اور پُر خطر پل سے گزار کر ہے کے قصر عالی مقام میں داخل کریں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ وہ رفیق 3 سے زیادہ نہیں اور پھر ان کی تفصیل میں فرماتے ہیں۔ اگر حکم عقل کا دنیا کے محسوسات اور مشہودات سے متعلق ہو جو ہر روز دیکھے جاتے یا سنے جاتے یا سونگھے جاتے یا ٹٹولے جاتے ہیں تو اس وقت رفیق اس کا جو اس کے حکم کو یقین کامل تک پہنچاوے مشاہدہ صحیحہ ہے کہ جس کا نام تجربہ ہے اور اگر حکم عقل کا ان حوادث اور واقعات سے متعلق ہو جو مختلف ازمنہ اور امکنہ میں صدور پاتے رہے ہیں تو اس وقت اس کا ایک رفیق بنتا ہے کہ جس کا نام تواریخ اور اخبار اور خطوط اور مراسلات ہے اور وہ بھی تجربہ کی طرح عقل کی دود آمیز روشنی کو ایسا مصفا کر دیتا ہے کہ پھر اس میں شک کرنا ایک حمق اور جنون اور سودا ہوتا ہے اور اگر حکم عقل کا ان واقعات سے متعلق ہو جو ماوراء المحسوسات ہیں جن کو ہم نہ آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں اور نہ کان سے سن سکتے ہیں اور نہ ہاتھ سے ٹٹول سکتے ہیں اور نہ اس دنیا کی تواریخ سے دریافت کر سکتے ہیں تو اس وقت اس کا ایک تیسرا رفیق بنتا ہے کہ جس کا نام الہام اور وحی ہے۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 79)

پس الٰہیات کا معاملہ ایسا ہے جہاں عقل بے بس ہے۔ یہ خدا تعالیٰ اور اس کے الہام اور غیب کی خبروں کا عالم ہے۔ خدا تعالیٰ کو کسی لیبارٹری میں ٹیسٹ نہیں کیا جاسکتا۔ دین کا تجربہ سائنسی آلات کے ذریعہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے عقل کو الہام کی روشنی سے منور کیا ہے۔ اس معاملہ میں عقل اندھی ہے اگر الہام کی روشنی سے کام نہ لیا جائے اسی لئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے۔

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیرّ الہام نہ ہو

یعنی دین کے معاملہ میں عقل الہام کے ماتحت ہے۔ اور دینی امور میں اگر الہام کا سورج نہ ہو تو یہ اندھی ہو جاتی ہے۔ بالکل ایسے جیسے رات کو آنکھیں تو کھلی ہوتی ہیں۔ لیکن اندھیرا ہو تو کچھ بھی نظر نہیں آتا اور جتنی زیادہ روشنی ہو آنکھیں اتنی بہتر کام کرتی ہیں۔

پس دینی اور مذہبی معاملات میں الہام کا چراغ جلانا پڑتا ہے تب نظر آتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے آسمانی رشد کی بدولت سورج چاند ستاروں کے خدا کو پہچان لیا۔ مگر ان کی قوم انہیں کو خدا سمجھتی رہی۔ دیکھئے فرعون اپنے زمانہ کا بہت بڑا بادشاہ تھا۔ بلند عمارتیں بناتا تھا۔ دولت کے خزانے تھے۔ مگر جب حضرت موسیٰؑ نے اس کو خدائے واحد پر ایمان لانے کی دعوت دی تو اس نے خدا کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا میں بلند مینار بناؤں گا اور خدا کو دیکھوں گا۔ مگر خدا تو بلند ترین میناروں سے بھی ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھا جاسکتا۔

وہ خدا جو حضرت موسیٰؑ کی سمجھ میں آ گیا وہ فرعون کو سمجھ نہ آیا۔ کیونکہ عقل کے باوجود اس کو الہام کی روشنی میسر نہ تھی اور بالآخر وہ یہی اندھیرے لے کر سمندر میں غرق ہو گیا۔

آنحضرت ﷺ اُمّی تھے۔ آپ پر خدا الہام کے ذریعہ ظاہر ہوا اور آپ نے اسے قبول کر لیا مگر ابوجہل اپنے دور میں بڑا عقلمند کہلاتا تھا۔ الہام سے بے بہرہ تھا اس لئے وہ یہ تو کہتا تھا کہ رسول کریم ﷺ صادق اور امین ہیں۔ مگر ان کے پیش کردہ خدا کو ماننے سے اس نے انکار کر دیا۔ کیونکہ وہ روحانی آنکھوں سے اندھا تھا 1400 سال سے زائد ہو گئے ہیں۔ روحانی بصیرت رکھنے والے رسول اللہ ﷺ کی عظمتوں کے قائل ہیں۔ ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ مگر اندھی آنکھوں والے ان پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔ جو انہی پر آ پڑتا ہے۔

قرآن خدا کا کلام ہے اور اپنے ساتھ زبردست نشان رکھتا ہے اس کی پیشگوئیاں 1400 برس میں مسلسل پوری ہو رہی ہیں۔ خدا اس کی حفاظت فرماتا ہے۔ اس کا ہر نقطہ محفوظ ہے مگر دل کے اندھے اس کو انسان کا کلام کہتے ہیں۔ اندھو اگر یہ انسان کا کلام ہے تو کون اس کی حفاظت کر رہا ہے کیوں دوسرے انسان اس سے بہتر کلام نہیں بنا سکتے۔ روحانی بینائی رکھنے والے قرآن کو پڑھتے اور اس پر قربان ہوتے ہیں کیونکہ وہ الہام کی روشنی سے منور ہیں۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود نے زندہ خدا پیش کیا سعید روحیں اس پر ایمان لے آئیں۔ بظاہر ان پڑھ اور کمزور اور بے زور لوگ اس کے عاشق ہو گئے۔ مگر دنیا کے بڑے بڑے اعلیٰ تعلیم یافتہ اس خدا کے منکر ہیں۔ کیونکہ وہ الہام سے بے نصیب ہیں۔

کون تھا جس نے قادیان میں مسیح موعود کو خبر دی کہ میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ کون تھا جس نے رسول اللہؐ کی چاند سورج گرہن کی پیشگوئی اس زمانہ میں پوری کی۔ کس نے یہ اعلان کیا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

کس نے یہ خوشخبری دی کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قیامت تک چلے گا۔ کس نے بتایا کہ لیکھرام اور ڈوئی اور آتھم اگر باز نہ آتے تو خدا کا قہر انہیں ہلاک کر دے گا۔ کس نے کہا کہ ساری دنیا میں زلزلے آئیں گے۔ کس نے جنگ عظیم کی منادی کی۔ کس نے نئی نئی بیماریوں کی خبر دی۔

کس نے صدا دی کہ میرے مخالفین ناکام و نامراد ہوں گے اور میرے ماننے والے ہر مشکل کے باوجود آگے بڑھتے رہیں گے اور آج ساری دنیا یہ نظارہ دیکھ رہی ہے۔ احمدیت کے مخالفین کم ہو رہے ہیں۔ برباد ہو رہے ہیں اور احمدیت 206 ملکوں میں پھیل چکی ہے۔

یہ ساری خبریں دینے والا آسمان کا خدا تھا۔ جس نے مسیح موعود کے دل پر وحی نازل کی اور آئندہ ہزار سال کی خبریں دیں۔ جن سے تذکرہ بھرا پڑا ہے۔

پس دینی معلومات کے تعلق میں الہام ہی آخری معیار اور آخری سچائی ہے۔ عقل آسمانوں پر پرواز تو کر سکتی ہے مگر خدا کا وجود نہیں دکھا سکتی۔ خدا کا وجود صرف الہام دکھا سکتا ہے۔

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ خود اندھی ہے گر نیرّ الہام نہ ہو

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم ملک مجیب الرحمٰن صاحب

میری زندگی خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں سے پُر ہے

ربوہ سے امریکہ تک سفر کی کہانی۔ خلفاء کی نوازشات

(قسط دوم آخر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ارشاد

ایک دن ابا جان نے پوچھا کہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث) کے پاس گئے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں اور اس لئے نہیں گیا کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ سفارش کروانے آ گیا ہوں۔ ابا جان نے کہا کہ ملاقات کے لئے جاؤ اور صرف دعا کے لئے کہہ دینا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملنے کے لئے حاضر ہوا۔ مجھے دیکھتے ہی حضور نے امتحان میں کامیابی کی مبارکباد دی اور پھر فرمایا ''دیکھو تم نے ہمیشہ پوزیشن لی ہے اور وظیفے لئے ہیں۔ کسی سے سفارش نہیں کروانی۔ خود ہی کوشش کرو۔'' میں نے عرض کیا جی حضور۔ دعائیں لے کر رخصت ہوا۔ دل اندر سے مسکرا دیا اور بے اختیار کہہ اٹھا۔

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اُس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ ہی میرے دل میں تھا

بہر حال جاب ڈھونڈنے کی اپنی سی کوشش کرتا رہا کیونکہ مکینیکل انجینئرنگ میں میرا تخصص پاور میں تھا۔ جس میں نیوکلیئر انرجی بھی شامل تھی۔ اس لئے اسلام آباد میں Atomic Energy Commission میں بھی گیا لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ کیونکہ قسمت کو کچھ اور منظور تھا۔ اس دوران مجھے Regional Co-operation (RCD) for Development کا وظیفہ مل گیا اور میں ستمبر 1973ء میں شیراز (ایران) چلا آیا اور وہاں پہلوی یونیورسٹی میں M.Sc. میں داخلہ لے لیا۔ شیراز بہت خوبصورت شہر تھا۔ وہاں سعدی اور حافظ کے مزاروں پر اور کچھ دور واقع پرسی پولس (تختِ جمشید) بھی جانے کا موقع ملا۔ ایران میں تقریباً ایک سال گزار کر کینیڈا کا رخ کیا اور وہاں University of Toronto میں M.Sc. میں داخلہ لے لیا اور ساتھ Teaching Assistant بن گیا جس سے ملنے والے گزارے سے خرچ پورے ہوجاتے رہے۔

کینیڈا میں قیام

میرے ٹورانٹو آنے کے کچھ عرصہ بعد میرے بہنوئی چوہدری عبدالباری بھی ڈنمارک سے وہاں آ گئے۔ اُن دنوں وہاں جماعت کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خلیفہ عبدالعزیز صاحب نیشنل پریذیڈنٹ تھے۔ جماعت کا ماہانہ اجلاس YMCA میں ہوتا تھا۔ جماعت کا سنٹر لینے کی کوشش ہو رہی تھی۔ کچھ لوگ ایک پرانا گھر دیکھنے گئے۔ بتایا گیا کہ قیمت ساٹھ ہزار ڈالر ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ خلیفہ صاحب نے آہ بھرتے ہوئے جواب دیا کہ اتنے زیادہ پیسے تو ہمارے پاس نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کینیڈا پر بعد میں جو فضل کئے ان کا شمار کرنا مشکل ہے۔

میں نے 9 ماہ میں University of Toronto سے Masters کی ڈگری حاصل کرلی۔ Ph.D کے لئے وہیں ایک پروفیسر نے مجھے Research Fellowship کی آفر دی جو میں نے قبول کرلی۔ لیکن جب مطلوبہ فارم پر کئے اور اس میں لکھا کہ میں Stundent Visa پر ہوں تو پروفیسر نے مجبوری ظاہر کی کیونکہ اُس کی گرانٹ National Research Council of Canada کی تھی جس کی شرط یہ تھی کہ طالب علم کینیڈا کا شہری ہو یا پھر امیگرنٹ۔ پروفیسر نے سمجھا تھا کہ میں امیگرنٹ ویزا پہ ہوں جیسے کہ اور کئی غیر ملکی سٹوڈنٹس تھے۔

Stundent Visa کی وجہ سے جاب ملنا بھی مشکل تھا۔ چند احباب نے مشورہ دیا کہ یہاں شادی کرلو تو سب مسئلے حل ہو جائیں گے لیکن کسی کا یہ احسان اپنے سر لینا مجھے گوارا نہ تھا۔ بہر حال میں نے چند جگہ جاب کے لئے درخواست دی۔ حیرانی ہوئی جب Atomic Energy of Canada (AECL)Limited جو کہ کینیڈا کا مشہور ریسرچ انسٹیٹیوٹ تھا، نے انٹرویو کے لئے بلایا۔ خیر انٹرویو کے لئے حاضر ہوا۔

بعد میں پتہ چلا کہ اس پوزیشن کے لئے Ph.D کی ڈگری ہونا ضروری تھی۔ انٹرویو کے لئے بلاوا اس لئے آ گیا کہ Selection Officer انڈیا کے ایک مخلص احمدی سید یوسف احمد صاحب تھے۔ انہوں نے جب میری درخواست میں T.I.College لکھا دیکھا تو ملاقات کے بہانے انٹرویو کے لئے بلا لیا۔ (3 سال بعد جب میں نے امریکہ سے Ph.D کی ڈگری حاصل کر لی تو AECL نے مجھے جاب آفر کی لیکن پھر میں نے قبول نہیں کی۔) اس طرح اونٹاریو ہائیڈرو جن کے Nuclear Power Plants ہیں۔ انہوں نے بھی انٹرویو کے لئے بلایا کیونکہ میرے پروفیسر کی وہاں واقفیت تھی۔ مگر انٹرویو کی صبح مجھے فون آیا کہ کل رات پارلیمنٹ نے Hiring پر پابندی لگا دی ہے جس کی وجہ سے ہم تمہیں Hire نہیں کرسکیں گے۔ اس طرح کینیڈا کی زمین میرے لئے تنگ ہوگئی اور میں امریکہ چلا آیا۔

امریکہ کی Midwestern سٹیٹ Iowa میں Ames کے شہر میں Iowa State University میں مجھے Research Fellowship مل گئی۔ اس لئے 1975ء سے 1978ء تک میں اسی یونیورسٹی میں رہا۔ اس دوران 1976-77ء میں 6 ماہ کے لئے Imperial College, London میں ریسرچ کے لئے Acadmic Visitor کے طور پر جانے کا موقع بھی ملا۔ وہیں پہ ایک دفعہ پروفیسر عبدالسلام صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ گو ان کو دور سے دیکھنے کا موقع اکثر ملتا تھا کیونکہ وہ Staff Cafetaria میں اپنے شاگردوں یا Colleagues کے ساتھ بعض دفعہ لنچ کر رہے ہوتے تھے اور میں اپنے پروفیسر کے ساتھ وہاں لنچ کے لئے جاتا تھا۔

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب

بیت فضل لندن میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے ملا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ابا نے لکھا تھا کہ تمہیں لندن میں قیام کے دوران وظیفے کی ضرورت ہے جس کا میں نے اپنی فاؤنڈیشن سے دینے کا فیصلہ کیا لیکن بعد میں ان کا خط آیا کہ وظیفے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ پہلے امید نہیں تھی کہ مجھے یونیورسٹی کی طرف سے Financial Aid ملے گی۔ لیکن بعد میں انہوں نے دے دی۔ اس لئے آپ کی فاؤنڈیشن سے وظیفے کی ضرورت نہیں رہی۔ اتنی مشہور شخصیت سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ ان کے انکسار پر حیران تھا کہ میرے جیسے طالبعلم کے مسائل کی بھی ان کو فکر تھی۔ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث لندن میں قیام فرما تھے۔ جب حضور واپس تشریف لے جانے لگے تو جماعت کے لوگ محمود ہال کے باہر الوداع کہنے کے لئے کھڑے تھے۔ حضور کار میں سے ہاتھ ہلا کر لوگوں کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب بھی اس قطار میں کھڑے تھے جب حضور نے دیکھا تو کار رکوائی اور باہر نکل کر چوہدری صاحب سے مصافحہ فرمایا اور پھر ائیرپورٹ کے لئے روانہ ہوگئے۔

امریکہ میں ریسرچ

6 ماہ لندن میں گزار کر واپس Iowa آ گیا۔ ان دنوں Computational Fluid Dynamics (CFD) ایک ابھرتی ہوئی فیلڈ تھی جس میں اس یونیورسٹی کو Centre of Excellence سمجھا جاتا تھا کیونکہ وہاں کئی پروفیسر اسی فیلڈ کے ماہر مانے جاتے تھے اور یہاں کے طلبا کی NASA (National Aeronatics and Space Adminitcation) اور Aerospace Comanies میں بڑی مانگ تھی۔ کینیڈا میں میرا تخصص نیوکلیئر انرجی میں تھا جبکہ امریکہ میں آ کر Aerospace Engineering ہوگیا۔ بظاہر وجہ تو یہ تھی کہ مجھے اس فیلڈ میں ہی ریسرچ کرنے کی فیلوشپ مل گئی تھی۔ لیکن اس میں چھپا ہوا خدا کا فضل بھی شامل تھا کیونکہ بعد میں 3 Mile Island کے نیوکلیئر ایکسیڈنٹ کی وجہ سے امریکہ میں نیوکلیئر فیلڈ بالکل قدر کھو بیٹھی۔ جبکہ Aerospace Engineering کی وقعت Space Shuttle اور اس طرح کے دوسرے پراجیکٹس کی وجہ سے بہت بڑھ گئی۔

مارچ 1978ء میں میرے پروفیسر نے مجھے کہہ دیا کہ اب تم نے کافی ریسرچ کر لی ہے۔ اس لئے جب چاہو Thesis لکھ کر Graduate کرسکتے ہو۔ میں نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے جب بھی مجھے Job مل جائے گا میں اپنا Thesis لکھ کر Defend کرلوں گا۔ چنانچہ میں نے Jobs کے لئے Apply کرنا شروع کر دیا۔ کئی Aerospace companies نے مجھ میں دلچسپی تو ظاہر کی لیکن Stundent Visa کی وجہ سے مجھے Hire کرنے سے گھبراتی تھیں۔ NASA والوں کو بھی درخواست بھیجی۔ انہوں نے مجھے انٹرویو کے لئے بلا لیا اور کہا کہ NASA گورنمنٹ کا ادارہ ہے اس لئے تمہیں ہم براہ راست جاب نہیں دے سکتے کیونکہ اس کے لئے امریکی شہریت کا ہونا ضروری ہے۔ مگر ہم ایک کمپنی کو Contract دیں گے کہ تمہیں Hire کرلے اور پھر تم یہاں NASA میں آ کر کام کرسکو گے۔ چنانچہ واپس جاکر میں نے اپنا Thesis مکمل کرکے آخری امتحان دیا اور Ph.D کی ڈگری حاصل کرکے Hampton (Virginia) آ گیا۔ جہاں پہ NASA کا Langley Research Center ہے۔ ویسے تو NASA کے 10 سنٹرز ہیں لیکن Langley ان میں سے سب سے پہلا ریسرچ سنٹر ہے۔ یہ Professor Langley کے نام پر ہے جس نے Wright Brothers کے زمانے میں ہی اپنا جہاز بنایا تھا۔ لیکن جب تجربہ ہوا تو ناکام رہا اور جہاز Potomac River میں گر گیا۔ اتنے میں Wright Brothers اپنا جہاز اڑانے میں کامیاب ہوکر بازی لے گئے۔

ہمپٹن (Hampton) کے پاس ہی یارک ٹاؤن کا قصبہ ہے جہاں 25 برس تک میرا قیام رہا۔ یارک ٹاؤن میں ہی 1781ء میں جارج واشنگٹن کے مقابلے پر برطانوی فوج کو شکست سے دوچار ہونا پڑا اور امریکہ ایک آزاد ملک کے طور پر کھڑا

ہوا۔ ہارنے والی فوج کا سپہ سالار چارلس کارنوالس تھا جو بعد میں انڈیا کا گورنر جنرل بنا اور اُس کی فوج نے ٹیپو سلطان کو شکست دی۔ یارک ٹاؤن سے 15 میل کے فاصلے پر جیمز ٹاؤن ہے۔ جہاں سب سے پہلے 1607ء میں برطانیہ سے لوگ آ کر آباد ہوئے۔ British Virginia Company نے لوگوں کو یہ لالچ دی کہ ایسی جگہ لے کر چلتے ہیں جہاں Beaches پر Gold ہوگا۔ پہلی دفعہ جو لوگ پہنچے ان میں اکثر سردی کی وجہ سے مر گئے۔ ہمپٹن کے دوسری طرف 30 میل کے فاصلے پر Virginia Beach کا شہر ہے۔ جو بحر اوقیانوس پر واقع ہے۔ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے واشنگٹن میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ 1978ء میں Va Beach گئے تھے وہاں Cayce Institute کو بھی وزٹ کیا تھا۔

وکیل کی دیانتداری

کیونکہ اب میرے پاس جاب تھی اس لئے Student Visa کو Immigrant visa (Green Card) میں تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ لیکن جس کمپنی کا میں ملازم تھا انہوں نے کہا ساری کارروائی مجھے خود کرنی ہوگی اور مشورہ دیا کہ میں کسی Immigration Attorney کی خدمات حاصل کروں اور اخراجات کا ذمہ دار میں ہی ہوں گا۔ چنانچہ میں ایک Attorney کے پاس گیا۔ میری بات سن کر اُس نے کہا کہ ہم تمہارا کیس File کرنے کے لئے تیار ہیں اور فیس پندرہ سو ڈالر ہوگی۔ ساتھ یہ بھی کہا کہ تمہارا کیس اتنا سیدھا ہے کہ اگر چاہو تو درخواست خود تیار کر کے Apply کر دو اور اس طرح پندرہ سو ڈالر بچالو۔ کیونکہ جب ہم درخواست فائل کریں گے تو ساری معلومات تو تم سے ہی لیں گے۔ مجھے یہ بات معقول لگی اور اس Attorney کی دیانتداری پہ خوشی بھی ہوئی۔ بہرحال واپس آیا تو اپنے کچھ جاننے والوں سے جو ماضی قریب میں Green Card لے چکے تھے۔ اس بات کا ذکر کیا۔ ان سب نے کہا کہ ایسی غلطی نہ کرنا اور اپنی درخواست وکیل کے ذریعے ہی داخل کرو۔ مجھے کچھ فکر ہوا تو ایک اور وکیل کے پاس گیا اور اپنے حالات بیان کئے۔ اس کا مشورہ بالکل وہی تھا جو پہلے وکیل نے دیا۔ چنانچہ میں نے سب Forms خود ہی فل کر کے فائل کئے اور چھ ماہ کے اندر سب مراحل سے گزر کر Green Card مل گیا۔ اس تجربے کا مجھے بہت فائدہ ہوا کیونکہ ایک تو پندرہ سو ڈالر بچ گئے۔ دوسرے بعد میں جب میں نے اپنی Counsulting firm بنائی اور کئی غیر ملکی لوگوں کو Hire کیا تو ان کے Immigration Cases میں نے ہی فائل کئے اور کسی وکیل کے پاس جانے کی ضرورت محسوس نہ کی۔

تقریباً 2 سال بعد میں نے NASA میں اپنے سپروائزر کو کہا کہ تم فلاں کمپنی کو ہر سال کنٹریکٹ دیتے ہو کہ مجھے اپنی Employment میں رکھے۔ کیوں نہ میں خود اپنی کمپنی بناؤں اور وہ کنٹریکٹ تم مجھے دے دو؟ جواب ملا کہ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں۔ اس زمانے میں ماحول دوستانہ تھا اور ایسی گفتگو ہو سکتی تھی اور ریسرچ فنڈز کی فراوانی تھی۔ اب حالت مختلف ہو چکی ہے۔

بہرحال میں نے اپنی Consulting Firm بنالی اور Contract کمپنی کو مل گیا اور میں اپنی ہی کمپنی کا ملازم ہو گیا۔ دو سال بعد NASA کی پالیسی Contracts کے بارے میں تبدیل ہوئی جس سے لگا کہ اب Contracts ملنے آسان نہ ہوں گے۔ سوائے اس کے کہ میں Citizen بن جاؤں۔ اس میں مجھے ابھی انشراح نہیں تھا کیونکہ اپنی جائے پیدائش کی شہریت چھوڑنا عجیب لگتا تھا۔ اس شش و پنج میں تھا کہ 1984ء کا ضیاء الحق کا آرڈیننس جاری ہوا۔ چنانچہ میں نے امریکہ کی شہریت اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

اس کے بعد US Air Force-NASA اور دیگر Aerospace Companies سے ریسرچ Contracts حاصل کئے اور ان پر کام کے لئے کئی لوگوں کو Hire کیا۔ ایک وقت میں میرے Employees کی تعداد 30 ہو گئی تھی جن میں 24 کے پاس Ph.D کی ڈگریاں تھیں۔ یہ کمپنی میں نے تقریباً 20 سال تک رکھی۔ لیکن 1999ء میں اپنی بیوی کی بیماری کی وجہ سے کم توجہ دے سکا۔ اس زمانے میں ریسرچ فنڈز بھی کم ہونا شروع ہو گئے۔ پھر 2002ء میں بیوی کی وفات کے بعد بچوں کی ذمہ داریاں بھی مجھ پر پڑ گئیں۔ اس لئے میں نے کمپنی ختم کر کے 2003ء میں NASA کو بحیثیت گورنمنٹ سرونٹ کے Join کر لیا۔

خواہش رنگ لے آئی

NASA میں کچھ عرصہ ایک ریسرچ برانچ کا Head رہا۔ پھر سینئر ٹیکنالوجسٹ کی پوزیشن ملی جو کہ NASA میں Highest Grade ہوتا ہے۔ اس پوزیشن میں میں Computational Science میں NASA اور مختلف یونیورسٹیوں میں کی جانے والی ریسرچ کو Lead کرتا ہوں۔ اس طرح NASA میں Exeptional Service Medal بھی ملا اور امریکہ کی دو بڑی تنظیموں (American Institute of Aeconatics & Astronauties اور American Physical) Society نے اپنا Fellow بھی منتخب کیا۔ یہ اعزاز ایک فیصد سے کم ممبرز کو دیا جاتا ہے۔ یہ باتیں صرف تحدیث نعمت کی خاطر ضبط تحریر میں لائی گئی ہیں کیونکہ جیسا کہ اوپر لکھا ہے کہ جن دنوں میں نے لاہور انجینئرنگ یونیورسٹی سے تعلیم مکمل کی تو جاب کے لئے سفارش ضروری ہوتی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا فرمان کہ سفارش نہیں کروانی میرے لئے بہت بابرکت ثابت ہوا کہ بے آب و گیاہ زمین میں پلا ہوا۔ ربوہ کا یہ بدو ملک ملک پھرا اور پھر ایسی جگہ پہنچا جو کہ Space Research and Exploration کی وجہ سے ساری دنیا میں مشہور ہے اور اس طرح بچپن میں کی جانے والی ایک معصومانہ خواہش کو بھی خدا تعالیٰ نے شرفِ باریابی بخشا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

شادی اور بچے

1976ء میں جب Iowa میں تھا تو والد محترم کا خط ملا کہ میری سب بہنیں جلسے پر ربوہ آئی ہوئی تھیں اور ان کے مشورہ سے میرے لئے ایک رفیقۂ حیات کا چناؤ ہوا ہے۔ نام نائلہ منصورہ شاہ ہے جو ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب کی پوتی ہیں اور انہی کے پاس ربوہ میں رہتی ہیں۔ والد مکرم سید ناصر احمد شاہ نیول آفیسر ہیں اور کراچی میں مقیم ہیں۔ یہ بھی پتہ چلا کہ ڈاکٹر ظہور شاہ صاحب رشتے کا پیغام ملنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پاس گئے۔ حضور نے فرمایا کہ ہاں میں اُسے جانتا ہوں مجھے خط لکھتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے رشتہ قبول کر لیا ہے اور لڑکی کے والد سے بھی رضا مندی حاصل کر لی ہے۔ ساتھ ایک نکاح فارم بھی وصول ہوا کہ اُس پر دستخط کر کے بھجوادوں تاکہ باقی کارروائی مکمل کی جا سکے۔ یہ خبر میرے لئے بہت اچانک تھی اور ابھی Ph.D کی پڑھائی شروع کئے 6 ماہ ہی گزرے تھے۔ بہرحال میں نے نکاح فارم پر دستخط کر کے بھجوا دئے اور مئی 1976ء میں بیت مبارک میں نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی موجودگی میں مولانا عبدالمالک صاحب نے فرمایا۔ رخصتانہ تین سال بعد جون 1979ء میں کراچی میں ہوا۔ میں نہ نکاح پر موجود تھا نہ شادی پر۔ دلہن خود ہی امریکہ آ گئی۔ ان دنوں محترم میر محمود احمد صاحب بیت فضل واشنگٹن میں مربی انچارج تھے۔ ان سے درخواست کی کہ بیت میں ولیمے کی تقریب کی اجازت دے دیں۔ انہوں نے کہا کہ ویسے میں ایسی اجازت نہیں دیتا لیکن تمہارے ابا کی وجہ سے اجازت دے رہا ہوں۔ بہرحال بیت فضل میں چھوٹی سی ولیمے کی تقریب منعقد ہوئی جس میں میر صاحب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بمعہ بیگم صاحبہ، میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ جو میری رضاعی والدہ تھیں اور ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ امریکہ، کینیڈا میں رہنے والے بعض عزیز اور رشتے دار بھی شامل ہوئے۔

میری یہ بیوی پاکستان کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ والد سید ناصر احمد شاہ پاکستان نیوی میں آفیسر تھے۔ والدہ طاہرہ شاہ، نواب محمد دین صاحب کی پوتی تھیں جنہوں نے ربوہ کی زمین کی خرید کے لئے قابل قدر خدمات انجام دے کر حضرت مصلح موعود سے خوشنودی کی سند پائی۔ نائلہ شاہ نے پرورش اپنے دادا ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ کے پاس پائی جو لاہور کے Animal Husbaudy College میں پرنسپل رہ کر ریٹائر ہو چکے تھے اور وقف بعد ریٹائرمنٹ کے دوران فجی میں مربی بھی رہے۔ دادا اور دادی کی نیک پرورش نے اس خوبصورت ہستی کو بہت نیک سیرت بنا دیا۔ اخلاق میں یہ اپنی مثال آپ تھیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے 6 بچے ہوئے۔ مجھے یاد ہے کہ ابھی 4 بچے تھے کہ میرا لندن جانا ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کا موقع میسر آیا۔ ملاقات کے دوران حضور نے استفسار فرمایا کہ کتنے بچے ہیں۔ عرض کی کہ چار ہیں اس لئے اب فیملی مکمل ہو گئی ہے۔ حضور دعا کریں۔ حضور نے فرمایا یہ کیوں کہتے ہو فیملی مکمل ہو گئی ہے۔ خدا تمہیں اور بچے دے گا۔ چنانچہ 2 بچے اور ہو کر کل 6 ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں بچپن میں صدر ایوب کی حکومت کے نعرہ ''بچے کم خوش حال گھرانہ'' کا حامی ہوتا تھا۔ اُس نعرے کے ساتھ تصویر میاں بیوی اور دو بچوں کی ہوتی تھی۔ دوسری طرف کیونکہ میری بیوی اپنے دادا کے گھر اکیلی پل کر جوان ہوئی تھی اس لئے بڑی فیملی کے حق میں تھی۔

1999ء میں میری بیوی بیمار ہو گئی۔ سینے میں تکلیف کی وجہ سے رات کافی پریشان تھی۔ مجھے نیچے کے کمرے میں ایک ہومیوپیتھی دوائی لانے کے لئے بھیجا۔ وہاں پاس ہی تذکرہ پڑا ہوا تھا۔ میں نے تذکرہ کھولا تو مجھے لکھا نظر آیا۔ ''ایک عورت انتقال کر گئی''۔ میں گھبراہٹ میں دوائی لے کر اوپر آیا اور کہا کہ چلو ہسپتال چلتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صبح ہو لینے دو۔ چنانچہ صبح ہسپتال گئے اور Admit کر لی گئیں۔ ٹیسٹ وغیرہ کئے تو پتہ چلا کہ ایک پھیپھڑا بالکل ناکارہ ہو گیا ہے اور خدشہ ظاہر کیا کہ Lung Cancer بھی ہے۔ نمونیہ کی وجہ سے میری بیوی 15 دن ہسپتال میں رہی۔ اس وقت عمر صرف 37 سال تھی۔ بیوی نے بتایا کہ ایک رات خواب میں ان کے دادا ڈاکٹر ظہور شاہ صاحب آئے اور اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اس لئے ابھی نہیں آ سکتی۔ کچھ دیر انتظار کریں۔ بہرحال Biopsy کا رزلٹ تو منفی آیا اور آخر نمونیے کے آثار ختم ہو گئے اور 15 دن کے بعد گھر واپس آ گئی۔ کچھ عرصہ بعد تشخیص ہوئی کہ Q-Fever ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے 2 سال تک Antibiotics لینی پڑیں۔ پھر ڈاکٹروں نے یہ بھی بتایا کہ اب Q-Fever ختم ہو گیا ہے۔ لیکن اس کے 6 ماہ بعد 29 ستمبر 2002ء کو سوتے ہوئے Pulmonary Embolism کی وجہ سے صرف 41 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔

اب 6 بچوں کی ذمہ داری جو میری بیوی نے پوری طرح سنبھال رکھی تھی مجھ پر آ پڑی۔ اُس وقت بچوں کی عمریں 9 سے 20 سال کے درمیان تھیں۔ بہرحال کسی نہ کسی طرح اس فرض کی ادائیگی شروع ہوئی۔ ایک سال بعد میں نے دوسری شادی کر لی۔ میری دوسری بیوی کا نام ثمینہ ارائیں ہے جو محترم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں۔ یہ بیوہ تھیں۔ ان کے پہلے خاوند نیوجرسی میں کار کے ایک حادثے میں چل بسے۔ ان کی وفات میری پہلی بیوی

باقی صفحہ 5 پر

ش ۔ اعجاز

ہماری پیاری والدہ محترمہ مبارکہ فرحت صاحبہ

ہماری پیاری والدہ محترمہ مبارکہ فرحت صاحبہ کامیاب زندگی گزارنے کے بعد 86 سال کی عمر میں 19 فروری 2014ء کو ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگئی۔

محترمہ والدہ صاحبہ نے اپنی تمام زندگی جماعت کی دینی خدمت میں گزاری اپنی زندگی کا نصف حصہ سے بھی زیادہ مختلف جگہوں پر صدر لجنہ کے فرائض ادا کئے ان کا بچپن قادیان میں گزرا۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے گھروں میں اکثر جانا ہوتا تھا ، ہمیں اکثر واقعات سنایا کرتی تھیں۔ قرآن کریم سے بہت محبت تھی۔قرآن مجید کی تعلیم سے اتنا عشق تھا کہ جن کو پڑھاتیں ان سے بھی بہت انس رکھتی تھیں۔ بہت سے لوگوں کو سادہ قرآن کریم اور اکثر لوگوں کو باترجمہ پڑھایا۔ان کی کلاس میں سے اگر کوئی غیر حاضر ہوتی تو اس کے گھر پیغام بجھواتیں۔ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں لجنہ میں قرآن کریم کا درس دیا کرتیں،ترجمہ کرتے وقت ساتھ ساتھ تشریح بھی کرتی جاتیں۔قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاتے ہوئے طالبات کو مشکل لفظ کا ترجمہ پنجابی میں بھی سمجھاتیں اور بار بار دہراتیں اور پھر پوچھتیں کہ سمجھ آ گئی ہے۔

ہم نے ان کی زندگی میں انہیں نماز تہجد چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا، چند سالوں سے صحت کمزور ہونے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتی تھیں۔ قبل ازیں روزہ کی پابند تھیں۔ میری والدہ بہت اچھے اخلاق کی مالک تھیں ان کی خصوصیت تھی کہ ذرا سا بھی کوئی نیکی یا محبت کا سلوک کرتا تو ہمیشہ محبت سے ان کا ذکر کرتیں اور ہمیشہ انہیں دعاؤں میں یاد رکھتی تھیں کوئی بیماری یا پریشانی کا اظہار کرتا تو اس کیلئے بھی دعا کرتیں اور پھر فون پر اس کی خیریت معلوم کرتیں۔ چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتیں کوشش کر کے وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کر دیتیں اور رمضان المبارک میں ان کا نام دعائیہ فہرست میں شامل ہوتا۔

اپنی زندگی میں اپنے مرحومین بزرگان کا چندہ باقاعدگی سے ادا کیا کرتی تھیں۔ دعوت الی اللہ بھی بہت کرتی تھیں ان کے ذریعہ جو لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ان سے ہمیشہ رابطہ رکھا اور ہر موقع پر انہیں یاد رکھا خوشی کے مواقع پر انہیں بلاتیں اور شامل کرتیں۔

میری عمر تقریباً 15 سال تھی جب میرے والد صاحب کی وفات ہوئی ہماری امی جان نے نہایت صبر وحوصلہ سے باوقار زندگی گزاری ، بچوں کی پرورش تعلیم اور ان کی تمام ضروریات زندگی کا خاص خیال رکھتی تھیں۔

بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، بچوں کو ہمیشہ صبر کی تلقین کی اور خود وہ صبر و استقامت کی پیکر تھیں۔ ہماری والدہ نے بہت اچھی اور بے مثال زندگی گزار کر ہمارے لئے بہت اچھی یادیں چھوڑی ہیں۔ 19 فروری کو دن کے تقریباً 11 بجے ان کو ہارٹ اٹیک ہوا۔قے پر قے آنے کے باوجود دونوں بہوؤں کو پاس بلایا گلے ملیں بڑی محبت سے اور شاید جدائی کے احساس سے پوتے پوتیوں کو گلے لگایا خود چل کر سہارے سے گھر سے نکلیں اور ایمبولینس میں بیٹھیں سب کو خدا حافظ کہا اور ہسپتال گئیں جاتے ہی ایڈمٹ کر لیا گیا باہوش وحواس باتیں کرتی رہیں اور ناشکری اور بیزاری کا کوئی بھی کلمہ زبان پر نہیں آیا میں ان کے پاس بیٹھی تھی۔ 3 بجے سہ پہر مجھے کہا بیٹی ٹائم کیا ہوا ہے میں نے کہا امی جان 3 بجے ہیں۔تو انہوں نے کہا میری ظہر کی نماز رہ گئی ہے۔اب عصر کے ساتھ جمع کرلوں گی۔5 بجے پوچھا ٹائم کیا ہوا ہے میں نے کہا 5 بجے ہیں تو کہنے لگیں قرآن کریم پڑھنے والی بچیاں گھر آ گئی ہوں گی۔ یہ مجھے چھوڑ دیں تو میں جا کر انہیں پڑھاؤں ان کی چھٹی نہ ہو جائے نماز اور قرآن سے والہانہ عشق کرتے ہوئے رات 11 بجے جان جانِ آفریں کے سپرد کردی۔

20 فروری 2014ء بروز جمعۃ المبارک بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں از راہ شفقت ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ پر اپنی ہزاروں رحمتوں کا سایہ رکھے۔آمین

بقیہ از صفحہ 4: ربوہ سے امریکہ تک

کی وفات کے تقریباً 2 ماہ بعد ہوئی اور اس حادثے میں ثمینہ معجزانہ طور پر بچ گئیں۔

اس نئی شادی سے گھر میں کل 10 بچے ہوگئے۔ خدا کے فضل سے ان میں سے اب 6 کی شادیاں ہوچکی ہیں۔ باقی 4 بھی اب کالج کی پڑھائی کے آخری مراحل میں ہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو کامیاب فرمائے۔ ہر وقت اپنی امان میں رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والا بنائے۔آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری یہ بیوی ویسی ہی ولی اللہ ہے جیسے پہلی بیوی ولی اللہ تھی۔

مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کمزوریوں پر پردہ ڈال دے۔ہم سب کو اپنی امان میں رکھے۔اولاد کو نیک کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔انجام بخیر ہو۔آمین

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

میرے والد محترم حاجی شیخ دوست محمد صاحب

میرے والد محترم حاجی شیخ دوست محمد صاحب آف کوٹ مومن ضلع سرگودھا 1906ء میں مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔خدائے تعالیٰ عز وجل کے فضل اور احسان کے ساتھ احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت عظمیٰ ہمارے خاندان میں آ گئی۔ہمارے تایا جان شیخ مولا بخش صاحب نے 1906ء میں مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا سے حضرت مسیح موعود کی خدمت اقدس میں بیعت کا خط لکھا اور یوں ہمارا خانوادہ مشرف بہ احمدیت ہوگیا۔

1906ء کو ہمارے دادا حاجی شیخ امیر الدین صاحب حج کے لئے تشریف لے گئے آپ کے بڑے بیٹے شیخ مولا بخش صاحب نے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی دعوت دی آپ نے کسی قسم کی مخالفت نہیں کی فرمایا حج پر جا کر دعا کروں گا اور واپس آ کر بیعت کرلوں گا مگر تقدیر الٰہی غالب آئی جہاں سے آپ عازم حج ہوئے عین اسی جگہ واپسی پر آپ کی وفات ہوگئی اور آپ کی تدفین مڈھ رانجھا میں ہوئی۔گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے تمام خاندان میں بفضل اللہ تعالیٰ احمدیت آ گئی ہمارے دادا کی 5 مربع اراضی تھی وہ زمین تین بھائیوں کی میراث تھی فروخت کر کے کوٹ مومن آ گئے۔

کوٹ مومن میں بفضل اللہ تعالیٰ خوب ترقی ہوئی۔کوٹ مومن کے جدی پشتی بڑے زمیندار حاجی خدا بخش صاحب گوندل نمبردار تھے انہوں نے ایک کنال اراضی بیت الحمد کے لئے مختص کر دی اور جگہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام لگوا دی۔اس جگہ پر انہوں ایک چھوٹی سی خوبصورت بیت الحمد بنوائی آپ اپنی ہی بنائی ہوئی بیت الحمد میں نماز تہجد ادا کر رہے تھے کہ سجدہ کی حالت میں وفات پا گئے۔آپ موصی تھے مگر آپ کی بیوی غیر از جماعت تھی اس نے ضد کر کے آپ کے تابوت کو بیت الحمد کے ایک کونے میں تدفین کروادی۔

بیت الحمد کے انتظام کے لئے میرے والد صاحب کو منتخب کرلیا گیا انہوں نے کمال صدق و صفا کے ساتھ اس کام کو تقریباً تیس سال بخیر وخوبی انجام دیا انہی کے دور صدارت میں پہلی بیت الحمد کی دوگنا توسیع کروائی گئی۔اپنی گرہ سے مربی ہاؤس بنوایا۔ان کے دور صدارت میں ہر جمعۃ المبارک کو جلسہ منعقد ہوتا مرکزی مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام فرماتے۔ جب بیت الحمد کی توسیع ہوئی تو ضلع سرگودھا کی مجلس عاملہ بشمول حضرت مرزا عبدالحق صاحب تشریف لائے اور مربی ہاؤس کی تعمیر اور بیت الحمد کی توسیع دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

آپ نے اپنے دور صدارت میں کوٹ مومن جماعت کی خوب تعلیم وتربیت کا انتظام کیا۔آپ کوشش کر کے نماز پنجوقتہ بیت الحمد میں ادا کرتے فجر کی نماز پر سب سے پہلے بیت الحمد پہنچتے اور بلند آواز کے ساتھ ندا دیتے اور بیت الحمد جانے سے پہلے قریبی تمام گھروں میں دستک دیتے۔آپ خود بھی اور جماعت کو بھی باجماعت نماز پڑھنے کی تلقین فرماتے۔آپ نمازوں اور تہجد کو مداومت کے ساتھ ادا کرتے۔آپ حضرت مصلح موعود کے عاشق تھے مالی اور وقت کی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔قرآن پاک کی تلاوت بلند آواز میں کرتے۔خدا تعالیٰ نے آپ کو لہجہ بھی اچھا دے رکھا تھا۔بازار کے تمام لوگ احمدیوں کی عزت کرتے تھے آپ اشٹام فروش بھی تھے۔ بڑے بڑے زمیندار آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔آپ بڑے زمینداروں کی بیگمات کے زیورات کا حساب بھی کروا دیا کرتے تھے سارا قصبہ آپ کو کمال درجہ عزت اور احترام دیتا تھا۔خدمت خلق سے متعلق کوئی بھی کام ہو خوش دلی سے کر دیا کرتے۔غرضیکہ آپ نے جتنی بھی زندگی کوٹ مومن میں گزاری بڑی عزت واحترام سے گزاری۔

ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

آدھے سر کے درد کی وجوہات اور پیچیدگیاں

آدھے سر کے درد میں مبتلا مریضوں کو کئی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ان مریضوں کے دماغ کی طرف جانے والے خون میں چھوٹے چھوٹے لوتھڑے (Clots) بن جاتے ہیں۔جس کی وجہ سے ایسے مریضوں میں فالج (Stroke) ہونے کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے۔آدھے سر کے درد کے متاثرہ افراد کو دماغ کی شریان پھٹنے جیسا احساس خاص طور پر اس وقت ہوتا ہے۔جب ان کو جسم میں اچانک سردی محسوس ہو اور ان کو اپنی آنکھوں کے سامنے دھبے یا لائنیں نظر آئیں آدھے سر درد میں مبتلا مریضوں کی میڈیکل ہسٹری لینے سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے مریضوں کے سینے میں دل کے امراض کی علامات نہیں ہوتیں۔واضح رہے کہ آدھے سر کا درد اس وقت لاحق ہوتا ہے۔جب دماغ کے اندر اور باہر خون کی شریانوں میں مختلف عوامل کے باعث تبدیلیاں آ جائیں۔ اگر یہ تبدیلیاں شدید نوعیت کی ہوں۔تو زیادہ نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہیں تاہم باقاعدہ میڈیکل چیک اَپ کے ذریعے ان کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔

اس لئے یہ حد درجہ ضروری ہے کہ آدھے سر درد کو معمولی نہ سمجھا جائے بلکہ کسی کوالیفائیڈ ڈاکٹر سے باقاعدہ میڈیکل چیک آپ کروانا چاہئے اور ڈاکٹر صاحب کی دی ہوئی ہدایات پر پوری طرح عمل کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حفظان صحت کے اصولوں پر چلنے کی توفیق دے اور لمبی صحت والی خدمت خلق اور خدمت دین والی فعال زندگی عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118183 میں ثوبیہ بشریٰ

بنت رانا رشید احمد قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/15 محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01 جولائی 2007ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔جیولری گولڈ 1 تولہ مالیتی -/50,000 پاکستانی روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ثوبیہ بشریٰ گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد ولد سید شوکت علی گواہ شد نمبر 2 رانا رشید علی ولد رانا سعادت علی

مسل نمبر 118184 میں نعمان افضل

ولد محمد افضل قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمٰن ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نعمان افضل گواہ شد نمبر 1 اوصاف احمد ولد مہر اللہ یار گواہ شد نمبر 2 محمد نعمان اللہ طارق ولد اوصاف احمد

مسل نمبر 118185 میں مبارک احمد

ولد سلطان احمد قوم آرائیں پیشہ ہنر مند مزدوری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالیمن وسطی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01 مئی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔گھر برقبہ 5 مرلہ دارالیمن وسطی مالیتی -/8,00,000 پاکستانی روپے۔2۔پلاٹ برقبہ 5 مرلہ طاہر آباد شرقی مالیتی -/1,25,000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت ویلڈنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مبارک احمد گواہ شد نمبر 1 فضل احمد ولد سلطان احمد گواہ شد نمبر 2 اللہ دتہ طاہر ولد سلطان احمد

مسل نمبر 118187 میں فاخرہ تبسم

بنت محمد امین قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ بشیر آباد ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14 جون 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔جیولری مبلغ -/3,000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔فاخرہ تبسم گواہ شد نمبر 1 افضل جاوید ولد اشرف نیاز گواہ شد نمبر 2 علی رضا ولد محمد اسحاق

مسل نمبر 118188 میں عفت طاہرہ

زوجہ محمد یاسین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ بشیر آباد ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14 مئی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔جیولری 2.328g مالیتی -/92565 پاکستانی روپے۔ 2۔حق مہر مبلغ -/40,000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔عفت طاہرہ گواہ شد نمبر 1 رانا آفتاب احمد ولد رانا افضل خان گواہ شد نمبر 2 رانا عمران احمد ولد رانا آفتاب احمد

مسل نمبر 118189 میں سائرہ بشیر

بنت بشیر احمد ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 16/52 دارالعلوم وسطی لطیف ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ سائرہ بشیر گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد ڈوگر ولد فضل الدین ڈوگر گواہ شد نمبر 2 ذکی احمد ڈوگر ولد بشیر احمد ڈوگر

مسل نمبر 118190 میں فائزہ بشیر

بنت بشیر احمد ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ طالبعلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 16/52 دارالعلوم وسطی لطیف ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ فائزہ بشیر گواہ شد نمبر 1 بشیر احمد ڈوگر ولد فضل الدین ڈوگر گواہ شد نمبر 2 ذکی احمد ڈوگر ولد بشیر احمد ڈوگر

مسل نمبر 118191 میں سیمل رشید

بنت رانا رشید احمد قوم راجپوت پیشہ طالبعلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 5/15 محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔جیولری گولڈ 1 تولہ مالیتی -/50,000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سیمل رشید گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد ولد سید شوکت علی گواہ شد نمبر 2 رانا رشید احمد ولد رانا سعادت احمد خاں

مسل نمبر 118192 میں نصیر احمد

ولد فضل احمد قوم جٹ پیشہ بے روزگار عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ نصیر آباد عزیز ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23 جون 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زرعی زمین ایک ایکڑ Pilasor مالیتی -/10,00,000 پاکستانی روپے۔ 2۔گھر برقبہ 5 مرلہ ناصر آباد عزیز مالیتی -/10,00,000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/15,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نصیر احمد گواہ شد نمبر 1 وقار احمد ولد نصیر احمد گواہ شد نمبر 2 شیراز احمد ولد نصیر احمد

مسل نمبر 118193 میں ثمینہ رشید

زوجہ رانا رشید احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع چنیوٹ ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر -/11,000 پاکستانی روپے۔2 جیولری گولڈ 10 تولہ مالیتی -/5,00,000 پاکستانی روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ -/3,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ثمینہ رشید گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد ولد سید شوکت علی گواہ شد نمبر 2 رانا رشید احمد ولد رانا سعادت احمد خاں

مسل نمبر 118194 میں عطیہ نور جاوید

بنت جاوید احمد ناصر قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 8 گلی نمبر 6 جہانگیر پارک لاہور ضلع لاہور ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔عطیہ نور جاوید گواہ شد نمبر 1 مظفر رشید ڈوگر ولد ولی محمد گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد ناصر ولد نصیر احمد

مسل نمبر 118195 میں شیزاء جاوید

بنت جاوید ناصر قوم جٹ پیشہ طالبعلم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 8 گلی نمبر 6 جہانگیر پارک لاہور ضلع لاہور ملک پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01 جولائی 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1,000 پاکستانی روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔شیزاء جاوید گواہ شد نمبر 1 مظفر رشید ڈوگر ولد ولی محمد گواہ شد نمبر 2 جاوید ناصر ولد نصیر احمد

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرمہ بشریٰ پروین جمالی صاحبہ دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم عطاء الشافی صاحب کینیڈا کو مورخہ 22 جنوری 2015ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ اس کا نام محمد ابراہیم اعظم تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم عبدالحمید جمالی صاحب صدر جماعت احمدیہ بستی جمال والا ملتان کا نواسہ اور محترم محمد اعظم طاہر صاحب آف اوچ شریف کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وعافیت والی لمبی زندگی والا، نیک، صالح خادم دین نیز جماعت اور خاندان کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ بشریٰ پروین جمالی صاحبہ بیوہ محترم محمد اعظم طاہر جمالی صاحب دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عطاء المحسن صاحب واقف نو ایم فل نفسیات عرصہ ڈیڑھ سال سے گردن توڑ بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ یادداشت بہت متاثر ہوئی ہے۔ شادی شدہ اور ایک بیٹی کے باپ ہیں ہماری ساری فیملی اس نوجوان کے بیمار رہنے سے پریشان ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم حافظ علی منیر صاحب واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ عائشہ منیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مرحوم جو کہ میڈیکل کی طالبہ ہیں ایک پیچیدہ مرض میں عرصہ قریباً تین سال سے مبتلا ہیں۔ کیموتھراپی بھی ہو رہی ہے اور ہومیو پیتھک علاج بھی جاری ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم شاہد مجید صاحب مقیم جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ چند روز تک پتے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب کرے، بعد کی تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور درازی عمر سے نوازے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

مکرم مجید اللہ خان صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی شاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ مدثرہ سحر صاحبہ واقف نو کے نکاح کا اعلان مکرم احمد وقاص خان صاحب ابن مکرم نسیم احمد خان صاحب حال مقیم ملائیشیا کے ساتھ مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 12 دسمبر 2013ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے کیا۔ مورخہ 15 دسمبر 2013ء کو رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔ دونوں بچے حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ دلہن مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

میری دوسری بیٹی مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم عمران احمد ظفر صاحب ابن مکرم طاہر احمد ظفر صاحب جرمنی کے ساتھ مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر مورخہ 22 دسمبر 2013ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے کیا۔ دلہن مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کی نواسی جبکہ دلہا حضرت مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کا پوتا ہیں۔ دلہا اور دلہن دونوں حضرت حافظ فتح محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ رشتہ کے مبارک ہونے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

میری تیسری بیٹی مکرمہ ماریہ بلوچ صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم سید عبدالرحمٰن ظفر صاحب ابن مکرم سید عبدالسلام صاحب یوکے کے ساتھ مبلغ سات ہزار یورو حق مہر پر مورخہ 4/اکتوبر 2014ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی نے کیا۔ مورخہ 23 دسمبر 2014ء کو دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے لان میں رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مورخہ 24 دسمبر 2014ء کو دعوت ولیمہ کا بھی دفتر انصاراللہ پاکستان میں انتظام تھا اس موقع پر مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم سید محمد عثمان شاہ صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ کا پوتا اور مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کا نواسہ ہے۔ جبکہ دلہن بھی مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب آف ناروے تحریر کرتے ہیں۔

میری خالہ محترمہ نذیراں بانو صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ محمد امین صاحب مرحوم مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد نواز صاحب فائن ٹیلر کالج روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم مرزا عبدالرحمٰن صاحب مورخہ 14 دسمبر 2014ء کو بعمر 82 سال وفات پا گئے۔ آپ نے پسماندگان میں ہماری والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ کے علاوہ 8 بیٹے بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم شریف احمد علوی صاحب (ر) مربی سلسلہ نے بیت احد دارالعلوم جنوبی ربوہ میں پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا مکرم ماسٹر حبیب احمد صاحب صدر محلہ دارالعلوم جنوبی احد نے کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ حافظہ وجیہہ آرزو صاحبہ زوجہ مکرم محمد مدثر صاحب انسپکٹر تحریک جدید محلہ دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کی نانی اماں مکرمہ صغراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اکمل صاحب مورخہ 13 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی 105 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم چوہدری جلال الدین صاحب مرحوم پانچ ہزاری مجاہدین کی بیٹی تھیں۔ ہندوستان چھپر وال سے ہجرت کر کے چک نمبر 5 رتیاں مہاجراں میں مقیم تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اوران کی میت ربوہ لائی گئی اور اسی روز بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک، سادہ مزاج، قناعت پسند اور عزیز رشتہ داروں سے ہمیشہ پیار سے پیش آتیں۔ نانی اماں قرآن کریم کا ترجمہ، الفضل، دینی کتب کا مطالعہ بہت شوق سے کرتیں۔ حضرت مسیح موعود کی نظمیں زبانی یاد کر رکھی تھیں۔ بہت ہی صابروشاکر خاتون تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔ M.T.A سے بہت لگاؤ تھا اور ہمیں بھی ہمیشہ ایم ٹی اے سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتیں۔ صدقہ خیرات کرنے والی اور بیوت الذکر کی تعمیر کے لئے ہر روز چندہ اپنی توفیق کے مطابق ادا کرتیں۔ مکرم نعیم احمد مبشر صاحب صدر حلقہ چک نمبر 5 رتیاں کی والدہ تھیں۔ کوئی بھی جماعتی مہمان آتا تو اس کی مہمان نوازی کرتیں۔ ہمیں دعائیں سکھاتیں اور دعاؤں پر بہت یقین تھا۔ جو بھی غیراز جماعت ان کے پاس آتا تو انہیں دعوت الی اللہ کرنے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتیں ہمیں ہمیشہ بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کرنے کی تلقین کرتیں۔ مرحومہ نے سوگواران میں شوہر کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں، پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ہمدردی مخلوق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

مخلوق خدا کی ہمدردی اوران کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب وخواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں اور مدوڈیلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

16 فروری 2015ء

12:45 am فیتھ میٹرز
1:40 am Roots to Branches
(احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:10 am ایم ٹی اے ورائٹی
2:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
4:00 am سوال وجواب
5:10 am عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
6:10 am یسرنا القرآن
6:35 am گلشن وقف نو 27 جنوری 2013ء
7:50 am ایم ٹی اے ورائٹی
8:25 am Roots to Branches
(احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
10:00 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
11:30 am الترتیل
11:50 am ملاقات پروگرام 9 مئی 2008ء
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm علم الابدان
2:00 pm فرنچ پروگرام 8 دسمبر 1997ء
3:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 24 اکتوبر 2014ء
(بنگلہ ترجمہ)
4:05 pm ایم ٹی اے ورائٹی
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
5:35 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ کیم مئی 2009ء
7:05 pm بنگلہ پروگرام
8:10 pm ایم ٹی اے ورائٹی
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm ملاقات پروگرام 4 مئی 2009ء

17 فروری 2015ء

12:40 am صومالیہ سروس
1:30 am راہ ہدیٰ
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ کیم مئی 2009ء
4:10 am ایم ٹی اے ورائٹی
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
6:00 am الترتیل
6:25 am ملاقات پروگرام 4 مئی 2009ء
7:40 am کڈز ٹائم
8:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ کیم مئی 2009ء
9:15 am ایم ٹی اے ورائٹی
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس مجموعہ اشتہارات
11:30 am یسرنا القرآن
11:40 am گلشن وقف نو
12:55 pm الف اردو
1:15 pm آسٹریلین سروس
1:40 pm سوال وجواب
2:45 pm انڈونیشین سروس
3:45 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
(سندھی ترجمہ)
4:50 pm تلاوت قرآن کریم
درس مجموعہ اشتہارات
5:20 pm یسرنا القرآن
5:35 pm ایم ٹی اے ورائٹی
6:30 pm Shotter Shondhane
7:30 pm سپینش سروس
8:00 pm الف اردو
8:25 pm پریس پوائنٹ
9:25 pm نور مصطفوی
10:00 pm یسرنا القرآن
10:30 pm عالمی خبریں
10:55 pm گلشن وقف نو

18 فروری 2015ء

12:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
(عربی ترجمہ)
1:05 am الف اردو
1:35 am پریس پوائنٹ
2:35 am ایم ٹی اے ورائٹی
3:35 am سوال وجواب
4:45 am عالمی خبریں
5:00 am تلاوت قرآن کریم
درس مجموعہ اشتہارات
5:30 am یسرنا القرآن
5:40 am گلشن وقف نو
6:55 am الف اردو
7:25 am ایم ٹی اے ورائٹی
7:55 am پریس پوائنٹ
8:55 am آداب زندگی
9:45 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
درس حدیث
11:30 am الترتیل
11:50 pm لجنہ اماء اللہ اجتماع
17 ستمبر 2011ء
1:05 pm ایم ٹی اے ورائٹی
2:00 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015ء
(سواحیلی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:20 pm الترتیل
5:40 pm خطبہ جمعہ فرمودہ کیم مئی 2009ء
7:00 pm Shotter Shondhane
8:05 pm دینی وفقہی مسائل
8:45 pm کڈز ٹائم
9:15 pm فیتھ میٹرز
10:20 pm الترتیل
10:45 pm عالمی خبریں
11:10 pm لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
17 ستمبر 2011ء

☆............☆............☆

محدود مدت کے لئے سیل - سیل - سیل
کراکری، بیڈشیٹ پلاسٹک ڈنرسیٹ
پاک کراکری سٹور گولبازار ربوہ 047-6211007

BETA® PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ میں طلوع وغروب 11۔فروری

طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:52
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:53

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

11 فروری 2015ء

6:30 am حضور انور سے ناصرات الاحمدیہ آئرلینڈ کی ملاقات 27 ستمبر 2014ء
9:55 am لقاء مع العرب
11:45 pm جلسہ سالانہ یوکے 24 جولائی 2011ء
2:05 pm سوال وجواب
8:35 pm دینی وفقہی مسائل

پٹرول 5 پیسے فی لیٹر

جنوبی امریکہ کے ملک وینزویلا میں پٹرول کی قیمت 5 پیسہ فی لیٹر ہے۔ یعنی ایک روپے میں 20 لیٹر پٹرول خریدا جاسکتا ہے۔ مزید دلچسپ بات یہ کہ یہاں پچھلی دو دہائیوں سے تیل کی قیمت بڑھی نہیں۔ آخری دفعہ تیل کی قیمت میں اضافہ 1989ء میں کیا گیا تھا۔

(روزنامہ ایکسپریس 28 جنوری 2015ء)

☆............☆............☆

ضرورت ہے
شعبہ دواسازی میں چند ملازمین کی ضرورت ہے۔ فوری رابطہ کریں۔
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون: 6211538

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10